سوال

(18) دین اسلام کا اصل ماخذ کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ہمارے دین اسلام کی تعلیمات کا اصل ماخذ قرآن، سنت اور اجماع ہے؟ (محمد نعیم، نیو خانپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! دین اسلام کے اصل ماخذ تین ہیں:

1۔ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید

2۔ سنت یعنی حدیث

3۔ اجماعِ اُمت

(دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو جلد 1 عدد: 1 ص 4)

ایک حدیث میں لزوم جماعت کا ذکر بھی آیا ہے۔ (مسند احمد 5/183 ح 21590 وسندہ صحیح الحدیث حضرو: 74 ص 5)

لزوم جماعت کی تشریح میں امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 204ھ) نے فرمایا:

"وأمْرُ رسول اللہ بلزوم جماعة المسلمين مما يُحتج به في أن إجماع المسلمين - إن شاء اللہ لازم"

"اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم: لزوم جماعت المسلمین سے حجت پکڑی جاتی ہے کہ ان شاء اللہ مسلمانوں کا اجماع لازم (یعنی حجت) ہے۔ (کتاب الرسالہ ص 403 فقرہ: 1105)

نیز دیکھئے صحیح ابن حبان (الاحسان: 6205 دوسرا نسخہ: 6233)

ایک حدث میں آیا ہے :

"لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ اُمّتِی عَلٰی ضَلَالَۃٍ اَبَدًا، وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ"

"اللہ میری اُمت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت (اجماع) پر ہے ۔ (المستدرک ج1ص116ح399 عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسندہ صحیح)

حاکم نیشاپوری نے اس حدیث سے اجماع کا حجت ہونا ثابت کیا ہے ۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَن تَجْتَمِعَ اُمّتِی عَلَی الضَّلَالَۃِ اَبَدًا، فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ"

"میری اُمت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی ، لہذا تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج12ص447ح13623 وسندہ حسن)

اجماع اتفاق کو کہتے ہیں ۔

دیکھئے تاج العروس (ج11ص75) القاموس المحیط (ص917) المعجم الوسیط (1/135) اور القاموس الوحید (ص280) وغیرہ ۔

امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 277ھ) نے فرمایا :

"واتفاق اہل الحدیث علی شیء یکون حجۃ"

"اور اہل حدیث کا کسی چیز پر اتفاق کرلینا حجت ہوتا ہے" (کتاب المراسیل ص 192)

امام ابو عبید القاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ نے آدھے یا چوتھائی سر کے مسح کی توقیت (تعین وحدبندی) کے بارے میں فرمایا : "یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ اس کا علم کتاب، سنت یا اجماع میں ہو ۔ (کتاب الطھور ص124 تحت ح334)

معلوم ہوا کہ امام ابو عبید اجماع کو حجت سمجھتے تھے ۔

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

اجماع کا معنی یہ ہے کہ احکام میں سے کسی حکم پر مسلمانوں کے علماء جمع ہوجائیں اور جب کسی حکم پر اُمت کا اجماع ثابت ہوجائے تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ علماء کے اجماع سے باہر نکلے کیونکہ اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی، لیکن بہت سے مسائل میں بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اجماع ہے ، حالانکہ ان میں اجماع نہیں ہوتا بلکہ (اس کے مخالف) دوسرا قول کتاب وسنت میں زیادہ راجح ہوتا ہے ۔ (مجموع فتاویٰ ج20ص10)

امام عبداللہ بن المبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 181ھ) نے فرمایا :

"اجماع الناس علی شئی اوثق فی نفسی من سُفیانُ ، عَن مَنْصُورٍ، عَن اِبرَاہِیم ، عَن عَلْقَمَۃ ، عَن عَبْدِاللّٰہ"

"لوگوں کا کسی چیز پر اجماع میرے نزدیک سفیان (الثوری) عن منصور (بن المعتمر) عن ابراہیم (النخعی) عن علقمہ (بن قیس) عن عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔ (الکفایہ للخطیب ص 434 وسندہ حسن)

معلوم ہوا کہ امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ اجماع کو زبردست حجت سمجھتے تھے۔ حافظ محمد عبداللہ غازیپوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1337ھ) ایک مشہور اہل حدیث عالم نے بھی اجماع اُمت کا حجت ہونا تسلیم کیا ہے۔

دیکھئے ابراء اہل الحدیث والقرآن (ص 32) اور الحدیث حضرو: 1 ص 4)

یاد رہے کہ کتاب وسنت کا وہی مفہوم معتبر ہے جو سلف صالحین اور علمائے اہل سنت سے بلااختلاف ثابت ہے اور ادلہ ثلاثہ کی غیر موجودگی میں اجتہاد (مثلاً آثار سلف صالحین سے استدلال وغیرہ) جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل۔صفحہ76

محدث فتویٰ